ہوا دیگر ممالک کو برآمد کیا جائے گا۔

ترکمنستان نے ایک روسی کمپنی گیز پران (Gazpron) کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے۔ معاہدہ کے تحت اس کمپنی کی ذمہ داری ترکمنستان میں موجود قدرتی وسائل کی دریافت اور انھیں کام میں لانے کے قابل بنانا ہے۔ ترکمنستان کی خواہش ہے کہ تیل کی دریافت اور اس کی عالمی منڈی تک ترسیل میں وہ پڑوسی ملک ایران کا تعاون حاصل کرے۔ لیکن اس سلسلے میں اسے امریکہ کی طرف سے زبردست دباؤ کا سامنا ہے۔

جہاد چیچنیا

محب الحق صاحبزادہ

چیچنیا: خدشات اور اُمیدیں

اگست ۹۶ء کے اختتام پر الیگزنڈر لیبد اور چیچن آزادی پسندوں کے درمیان جو معاہدہ منظر عام پر آیا اُس کے موٹے نکات چار ہیں: اول، جنگ بندی اور گروزنی سے روسی افواج اور چیچن جانبازوں کا انخلاء، دوم، لوٹ مار اور بدامنی روکنے کے لیے شہر میں روسی چیچن دستوں کا مشترکہ گشت۔ سوم، نئی علاقائی حکومت کے قیام کے لیے انتخابات اور پانچ برس تک چیچنیا کی روس کے اندر خصوصی حیثیت - اور چہارم، پانچ سال بعد (سن ۲۰۰۱ء میں) چیچنیا کی کلی آزادی کے سوال پر ریفرنڈم۔

نظر بہ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ روس اور چیچن جانباز دونوں ہی اپنے اصل ابتدائی موقف سے ہٹ گئے ہیں اور "کچھ لو، دو" کے اصول پر امن معاہدے کی خاطر درج بالا نکات پر راضی ہو گئے ہیں۔ روس کی پسپائی یوں ظاہر ہے کہ جنھیں "ڈاکو" کہہ کر بات کرنے سے انکار تھا اور کسی مذاکرے اور معاہدے میں آزادی کے لفظ کا آنا تک گوارہ نہ تھا، اب چیچنیا کے آزادی پسندوں کو باقاعدہ فریق مان کر اُن سے معاہدہ ہوا۔ صدارتی الیکشن جیتنے کے بعد لمحوں میں وعدے وعید پس پشت ڈالنے والے بورس یلسن اور اُن کے قومی سلامتی کے امور کے نگران الیگزنڈر لیبد کو جس تحریر پر دستخط کرنے اور ماننے پڑے ہیں اُس میں اس بات کا کہیں تذکرہ اور اشارہ موجود نہیں کہ چیچنیا روس کا کوئی جزولاینفک ہے۔ تبھی تو معاہدے کے فوراً بعد چیچن جانبازوں کی طرف سے یہ اعلان سامنے آیا کہ اُن کے موقف میں فرق نہیں پڑا۔ وہ اپنے آپ کو آزاد سمجھتے تھے اور آزاد ہیں۔ روس کی یہ پسپائی (گذشتہ معاہدات کی طرح) فریب کارانہ بھی ہو سکتی ہے اور زیادہ امکان اسی کا ہے، تاہم یہ وہ قیمت ہے جو روس کو ۲۰ ماہ کی ذلت اور خواری اور آخری معرکے

میں لہولہان ہونے کے بعد مجبوراً ادا کرنی پڑی ہے۔

چیچن جانباز اپنی کمزور اور مدافعانہ پوزیشن کے بعد معاہدے کو اپنی بڑی فتح قرار دے سکتے ہیں اور اُن کی یہ تاویل سامنے بھی آچکی ہے کہ وہ آزاد تھے اور آزاد ہیں لیکن ظاہر ہے چند باتیں اُن کے موقف کے خلاف بھی جا رہی ہیں۔ اول، روسی فوج گروزنی سے نکل تو رہی ہے لیکن یہ ابھی دیکھنا ہے کہ چیچنیا سے بھی پسپا ہو گی یا نہیں۔ نیز اُن کے دستے امن کے قیام کے نام پر گروزنی میں موجود رہیں گے۔ دوم، اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ چیچنیا کی فوری علیحدگی کے سوال کو پانچ برس کے لیے ٹال دیا گیا ہے اور اگر معاہدہ برقرار رہتا ہے تو چیچن جانباز اپنے دعاوی کے باوجود سن ۲۰۰۱ء تک قانوناً اپنے آپ کو آزاد نہیں منوا سکیں گے۔ تب جانے ریفرنڈم کن حالات اور مؤثرات کے تحت ہو اور اس کے نتائج کیسے نکلیں یا نکالے جائیں۔ خدا جانے اُس وقت عالمی توازن اور طاقت کن قوتوں کے ہاتھ میں ہو گی اور وہ دنیا کی جغرافیائی اور سیاسی صورت گری کیسے کرنا پسند کریں گے۔ مغرب روس کو توزک پہنچانا چاہتا ہے لیکن مسلم چیچنیا آزاد ہو یہ بھی اُسے بہ آسانی منظور نہیں۔

اس سارے معاملے میں اہم ترین عنصر یہ ہے کہ روس نے اپنے آپ کو کبھی قابل اعتبار ثابت نہیں کیا۔ اُس نے جب بھی معاہدہ کیا زخم چاٹنے اور سانس درست کرنے کے لیے کیا۔ زمانہ زاروں کا ہو، کمیونسٹوں کا یا مابعد ۱۹۹۱ء کے نام نہاد جمہوری حکومت کا، قدر مشترک لومڑی کی چالاکی، بھیڑیے کی درندگی اور مفاد کے تابع اخلاقیات ہے۔ چنانچہ کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ الیگزنڈر لیبد جیسے نسبتاً اصول پسند انسان کے ہاتھوں انجام پذیر ہونے والے معاہدے کے پس پشت اصل عزائم کیا ہیں اور حقیقی عمل درآمد کس رنگ و شکل میں پیش نظر ہے۔ لیبد مخلص بھی ہو تو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ روسی اسٹیبلشمنٹ کی اکثریت اسے ناکام کرنے کا ہر حربہ استعمال کرے گی (اور کر رہی ہے) بلکہ خود صدر یلسن کے متعلق محتاط اندازہ یہ ہے کہ انھوں نے لیبد کو قربانی کا بکرا بنانے کے لیے آگے کر رکھا ہے۔ یلسن کے لیے لیبد کی افادیت صدارتی انتخاب میں جنرل موصوف کے تعاون تک تھی۔ وہ ضرورت پوری ہو جانے کے بعد تو لیبد یلسن کے لیے سراسر بوجھ ہے۔

مذکورہ معاہدے میں چیچنیا (اشکیریا) کے لیے اطمینان کے چند پہلو یقیناً ہیں:

- ۲۰ ماہ کی خونریزی کے بعد عوام کو سکون مل رہا ہے جو اس کشمکش میں بری طرح خانماں برباد ہو گئے تھے۔
- جانبازوں کو نئی صف بندی اور قوت میں اضافے کا موقع مل رہا ہے۔ باہر والے معاہدے کے کمزور پہلو تو دیکھ سکتے ہیں لیکن وہ مجاہدین کی مجبوریوں کا پورا ادراک بہ وجوہ نہیں کر سکتے۔
- روس نے دو کوزاو گائیف کی کٹھ پتلی حکومت کو مسلط کرنے کی جو مجنونانہ کوششیں اب تک کی ہیں، روسی فوج کے پیچھے ہٹتے ہی جانبازوں کو اُن کا حساب چکانے کا موقع مل رہا ہے۔ ممکن ہے

علاقائی انتخاب کے مرحلے میں یہ گند صاف ہو جائے اور روس کے پاس اخلاقی جواز کا یہ تنکا بھی باقی نہ رہے۔

- اہم ترین بات نفسیاتی ہے۔ صدیوں میں یہ موقع سامنے آیا ہے کہ طاقتور، خون آشام اور جابر روس کو مار کھانے کے بعد پھیرے لگا لگا کر امن کی بھیک مانگنی پڑی ہے۔

آخری اُمید افزا بات یہ ہے کہ چیچنیا نے روز اول سے روس کی بالادستی کو قبول نہیں کیا۔ کشمکش کی جہت حالات کے تحت ضرور بدلتی رہی لیکن یہ کسی دور میں ختم نہیں ہوئی۔ جس دیس کے ہر دل میں غاصب کے لیے نفرت اور عداوت کے سوا کچھ نہ ہو۔ اسے زنجیریں پہنائی جا سکتی ہیں، قوت کے بل پر مروڑا اور توڑا جا سکتا ہے لیکن جھکایا نہیں جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جس طرح گرم کشمکش میں چیچن جانباز اس کی نصرت اور تائید سے سرفراز رہے، مذاکرات اور معاہدات کی میز پر بھی وہ اُس کی ہدایت اور رہنمائی سے محروم نہ رہیں اور اُس فریب خوردگی سے بچیں جس کا شکار عصری تاریخ کی اکثر مسلم قومیتیں ہوئیں۔

محمد ارشد خان

روس - چیچن معاہدہ امن: ایک تجزیہ

تقریباً دو سال کی طویل جنگ کے بعد چیچنیا میں بالاخر جنگ بندی معاہدہ طے پا گیا ہے۔ ۲۸ اگست کو روسی سکورٹی کونسل کے سربراہ الیگزنڈر لیبد اور چیچن فوج کے سربراہ اسلان مسخادوف کے درمیان ایک طویل ملاقات کے دوران یہ معاہدہ طے پایا۔ معاہدہ میں چیچنیا کے مستقبل کے یقین کے مسئلہ کو ۳۱ دسمبر ۲۰۰۱ء تک معرض التواء میں رکھا گیا ہے۔ معاہدے پر دستخط کے بعد الیگزنڈر لیبد نے چیچن بحران کے حل کے لیے فوجی آپشن کو مسترد کرتے ہوئے کہا: "ہم جنگ ختم کر رہے ہیں اور (روسی) فوجی واپس بلا رہے ہیں"۔ ایک چیچن رہنما سید حسن ابو مسلموف نے —— جنھوں نے اسلان مسخادوف کے ہمراہ جنگ بندی معاہدہ کی دستاویز پر دستخط کیے —— کہا: "ہمارے موقف میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی، چیچنیا آزاد ہے۔ کیونکہ دستاویز میں کہیں بھی اس بات کا تذکرہ نہیں کہ چیچنیا روس کا حصہ ہے"۔ یہ معاہدہ الیگزنڈر لیبد، OSCE کے نمائندے اور اسلان مسخادوف کے درمیان ساڑھے سات گھنٹے کے طویل مذاکرات کے بعد عمل میں آیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ۲۰۰۱ء تک چیچنیا کے بارے میں آئینی ترامیم متعارف کرائی جائیں گی جن کے تحت انسانی حقوق کی نگہداشت اور چیچن عوام